

## 72338- عزت لوٹنے اور دست درازی کرنے کا حکم

سوال

عورت کی عزت لوٹنے کا شرعاً حکم کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

الاغتصاب کا معنی:

کسی چیز کو ظلم اور زبردستی لینے کو عربی میں اغتصاب کا نام دیا جاتا ہے، اور اس وقت یہ اصطلاح عورتوں کی زبردستی عزت لوٹنے میں استعمال ہوتی ہے۔

یہ ایسا جرم ہے جو سب شریعون میں قبیح اور حرام ہے، اور سب عقل و داش اور فطرت سلیمانیہ رکھنے والے اسے حرام اور قبیح ہی کردار نہیں ہیں، اور اسی طرح سب زینتی قوانین اور نظاموں میں بھی یہ جرم قبیح اور شفیع شمار ہوتا ہے، اور اس کے نتیجے میں سخت سخت سزا دی جاتی ہے، لیکن کچھ ملکوں میں یہ سزا اس صورت میں معاف ہو جاتی ہے جب دست درازی کی قربانی بننے والی عورت سے شادی کر لی جائے! اور یہ نظام اور قانون اللہ تعالیٰ کے قوانین اور نظام بنانے والوں میں قلت دین یا دین بالکل نہ ہونے اور فطرت کے خلاف فطرت کے اٹا پن، اور خلل عقل کی دلیل ہے۔

ہم نہیں جانتے کہ جلا او راس کی قربانی بننے والی عورت کے ما بین کو نسی محبت و مودت ہو گی، اور خاص کر اس دست درازی اور عزت لوٹنے کے عمل کو نہ تو ایام و ماه اور سال محو کرے گی، اور نہ ہی اسے زمانہ اور وقت مثا لے گا جیسا کہ کہا جاتا ہے اس لیے جن عورتوں کی عزت لوٹی گئی اور دست درازی کر کے ان کی عزت کو تاریخ کیا گیا ان میں سے بہت ساری خود کشی کرنے کی کوشش کرتی ہیں، اور بہت ساری تواں میں کامیاب بھی ہو جاتی ہیں، اور یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اس طرح کی شادیاں ناکام ہو جاتی ہیں، اور دست درازی کرنے والا شخص اس عورت کو ذلیل و رسماہی کر کے رہی اپنے ساتھ رکھتا ہے۔

اور اس شریعت مطہرہ کے لائق تھا کہ اس شفیع اور قبیح فعل کی حرمت میں، اور اس کی مرتبہ افراد کے لیے قابل عبرت سزا کے متعلق اس کا واضح اور صاف موقف ہو اور پھر اسلام نے تو وہ دروازے بھی بند کر دیے ہیں جس کے ذریعہ مجرم اپنے جرم کا ارتکاب کرتا ہے، یورپی سرچ نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ عورتوں پر دست درازی کرنے اور انہی عزت تاریخ کرنے والے اکثر افراد مجرم لوگ ہی ہوتے ہیں، اور وہ اپنا یہ شفیع فعل شراب نوشی اور دوسرا نشہ آور اشیاء کے نشہ میں دھت ہو کر ہی کرتے ہیں، اور وہ اپنے شکار کو الگ الگ اکیلا جانے کو فرست سمجھتے ہیں، یا پھر عورت کا اپنے گھر میں اکیلا رہنا انہیں فرست اور موقع دیتا ہے۔

اور اسی طرح اس رسماہی اور سروے سے یہ بھی واضح ہوا ہے کہ یہ مجرم قسم کے لوگ جو کچھ وی چیزوں اور انٹرنیٹ پر دیکھتے ہیں کہ عورت بن سنو کر اور تقریباً بے باس ہو کر باہر نکلتی ہے، تو یہ سب کچھ انہیں اس جرم کے ارتکاب کا حوصلہ اور جرات دیتا ہے۔

شریعت اسلامیہ نے ایسے قوانین بنائے ہیں جن کی بنابر عورت کی عزت و عصمت اور حیاء محفوظ رہتی ہے، اور وہ قوانین اسے اس کے منافی بآس زیب تن کرنے کی اجازت نہیں دیتے، اور اسے اکیلا اور بغیر محروم سفر کرنے سے بھی منع کرتے ہیں، اور اجنبی اور غیر محروم مرد سے مصالحت کرنے سے منع کرتے ہیں۔

اور پھر شریعت اسلامیہ نے نوجوان لڑکی کی شادی جلد کرنے پر اجازاً ہے، یہ سب کچھ اور اس کے علاوہ باقی اسلامی قوانین مجرموں کے لیے اپنا شکار بجال میں پھنسانے کے دروازے بند کرتا ہے، اسی لیے جب ہم یہ سنتے یا پڑھتے ہیں کہ اس طرح کے اکثر جرائم غش معاشرے میں ہوتے ہیں، اور اس معاشرے کے لوگ مسلمان عورتوں سے بھی یہی چاہتے ہیں کہ وہ ترقی میں ان کی طرح ہو جائیں!

چنانچہ مثال کے طور پر امریکہ میں انٹر نیشنل معافی کمیٹی نے (2004 میلادی) کی اہنی سالانہ رپورٹ "عورت کے خلاف سازش بند کرو" کے عنوان میں یہ بیان کیا ہے کہ ہر نوے (90) سیکھ لیعنی ڈیرہ منٹ میں یہاں ایک عورت کی عزت لوٹی جاتی ہے! تو یہ لوگ کونسی حیاء کی زندگی بسر کر رہے ہیں؟ اور یہ کونسی ترقی حضارت ہے جسے وہ مسلمان عورتوں میں داخل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟!

دوم:

اور شریعت اسلامیہ میں عزت لوٹنے کی سزا یہ ہے کہ:

غاصب اور عزت لوٹنے والے شخص پر زنا کی حد جاری ہوتی ہے، اگر وہ شادی شدہ ہے تو اسے رجم کیا جائیگا، اور اگر وہ شادی شدہ نہیں تو پھر اسے سوکوڑے لگا کر ایک برس کے لیے جلاوطن کیا جائیگا۔

اور بعض علماء کرام تو اس پر یہ بھی واجب کرتے ہیں کہ وہ عورت کو مهر بھی ادا کرے۔

امام مالک رحمہ اللہ کستے میں:

ہمارے ہاں تو عزت لوٹنے والے شخص کے بارہ میں حکم یہ ہے اگر عورت آزاد ہے تو پھر وہ مهر مثلاً دے گا، چاہے عورت کنواری ہو یا شادی شدہ، اور اگر وہ لونڈی ہے تو اس کی جتنی قیمت کم ہوئی وہ ادا کرنا ہوگی، اور عزت لوٹنے والے پر ہی حد جاری ہوگی، اور اس سارے مسئلہ میں جس عورت کی عزت لوٹی گئی اس کو کوئی سزا نہیں "انتہی"۔

دیکھیں: الموطا (2/734).

شیخ سلیمان الباجی رحمہ اللہ کستے میں:

جس عورت پر زبردستی کی گئی ہو اگر تو وہ آزاد ہے تو جس نے اس کی عزت لوٹی اسے اس کا مهر مثل ادا کرنا ہو گا، اور عزت لوٹنے والے پر حد گائی جائیگی، امام شافعی رحمہ اللہ کو قول اور لیث رحمہ اللہ یہی مسلک ہے، اور علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ سے مردی ہے۔

اور امام ابوحنیفہ اور امام ثوری رحمہما اللہ کستے میں: اس پر حد جاری ہوگی، لیکن مهر نہیں ہے۔

ہمارے قول کی دلیل یہ ہے کہ:

حد اور میریہ دونوں حق ہیں، ایک حق تو اللہ تعالیٰ ہے، اور دوسرا حق مخلوق کا ہے، تو اس طرح جائز یہ ہوا کہ یہ دونوں جمع ہوں، جس طرح کہ چوری میں ہاتھ کا ٹانا اور چوری کا سامان واپس کرنا ہوتا ہے۔ انتہی۔

دیکھیں: المفتقی شرح الموطا (5/268-269).

اور ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ دست درازی کر کے عزت لوٹنے والے شخص پر حد جاری ہو گی اگر اس پر حد واجب ہونے کی گواہی مل جائے، یا وہ خود اقبال جرم کر لے، اور اگر ایسا نہ ہو تو اس کو سزا دی جائیگی، (یعنی جب چار گواہ نہ ہونے، اور اقبال جرم نہ ہونے کی وجہ سے اس پر حد ثابت نہ ہوتی ہو، تو حکمران اور قاضی اسے اتنی سزا ضرور دیگا جس سے اس طرح کے جرم کا سد باب ہو اور آئندہ کوئی اور نہ کرے) اور اگر یہ صحیح طور پر ثابت ہو جائے کہ عورت کی عزت زبردستی لوٹی گئی ہے، اور اس کی پیچ و پکار اور مدد طلب کرنے کے باوجود مرد اس پر غالب آگیا تھا تو عورت پر سزا نہیں ہو گی" انتہی.

دیکھیں : الاستدکار (7/146).

سوم :

اور زبردستی عزت لوٹنے والے شخص کو زنا کی حد کا لگانا اس وقت ہے جب اس نے اسلحہ کے زور پر عزت نہ لوٹی ہو، لیکن اگر اس نے اسلحہ کے زور پر عورت کی عزت لوٹی تو پھر وہ مغارب شمار ہو گا، اور اس پر درج ذیل آیت میں مذکور حد لگانی جائیگی :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

{نہیں سوائے اس بات کے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے خلاف جنگ کرتے ہیں، اور زمین میں فساد چانے کی کوشش کرتے ہیں انہیں یاً توقیل کر دیا جائے، یا پھر انہیں سولی پر جعل خادیا جائے، یا پھر ان کے الٹ ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے جائیں، یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے، یہ ان کے لیے دنیا میں ذلت ہے، اور انہیں آخرت میں بہت زیادہ عذاب ہو گا}۔  
المآمدة (33).

چنانچہ حکمران اور قاضی اس آیت میں مذکور ان چار سزاوں میں سے جسے مناسب سمجھے اور جس میں مصلحت ہو جس کی بناء پر معاشرے میں امن و سلامتی پھیل سکتی ہو، اور ظالموں اور فسادیوں کو ان کے جرائم سے روک سکتی ہو اختیار کر سکتا ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ (41682) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.